انقلاب ماہیت اور فقہی احکام پر اس کے اثرات: ایک تحقیقی مطالعہ

The Issue of "*Inqilab al-Mahiyah*/Change in Essence of a thing" and its Effect on Juristic Provision: A Research Study

ڈاکٹر سید نعیم بادشاہ بخاری [i]   عبدالباسط [ii]

Abstract

Religion Islam is a perfect religion and Islamic Sharria is also a perfect Sharria. The creator of nature has created human needs in all during all times but has also given its solutions. The greatest need of the humanity is be successful in the life-after and Allah has given sharria for this. And also has bestowed such a perfect and the best sharria which fulfils the needs of every era. It has the solutions for all the problems belonging to any era of age. The scholars have highlighted the problems according to the needs of every era and have formulated various rules and regulations for the solution of all kinds of economic and social problems. These scholars have fulfil the duty of guiding the muslimUmmah by giving logical answers to the emerging questions and problems in the light of Quran, Sunnah and Ijmaa of the Ummah. One of the principle is that that the rules and regulations for certain issues change when their nature changes. Some times change in the nature of Halal thing becomes Haram and vice versa

Key words: *Islam; Sunnah; Ijmaa; Halal; Haram; Sharria.*

انقلاب ماہیت کی تعریف

انقلاب کے لفظی معنی ہے بدل دینا، پلٹ دینا، واپس ہونا، پلٹنا وغیرہ[1]

انقلاب کے اصطلاحی معنی

تحول ماہیتہ الشیئ الی ماہیتہ الاخریٰ کسی چیز کی حقیقت کا دوسری حقیقت میں بدل جانا یا کسی چیز کی حقیقت کا اس طرح بدل جانا کہ وہ پہلی حالت کی طرف نہ لوٹ سکے۔[2]

ماہیت کے لغوی و اصطلاحی معنی

---

[i] ۔ چیئرمین، شعبہ اسلامیات، زرعی یونیورسٹی پشاور ۔

[ii] ۔ ایم فل اسکالر، شعبہ اسلامیات زرعی یونیورسٹی پشاور

ماہیت ''ماھو'' سے ماخوذ ہے اس میں ''ی'' یائے نسبتی ہے جس کا معنیٰ ''ما بہ الشی ھو ھو'' یعنی جس کے سبب شی شی بنی ہو۔[3]

حقیقت کا لغوی معنی

حقیقت ''حق'' بمعنی لازم یا ثابت ہونا سے ماخوذ ہے، وہ چیز جس کو مانا جائے جس طرح کہتے ہیں کہ وہ اس چیز کا محافظ ہے جس کی حفاظت اس پر لازم ہے۔[4]

حقیقت کی اصطلاحی تعریف

کسی شی کا اپنے اصل معنی میں ہونے کا نام حقیقت ہے۔

انقلاب ماہیت کی تعریف یا مفہوم

کسی شیٔ کا اپنے اصل معنی سے ہٹ کر کسی دوسرے معنی میں ہو جانا کہ اپنی سابقہ حقیقت بلکل ختم کر دے اس کو انقلاب ماہیت کہتے ہیں۔ مثلاً شراب کا سرکہ بن جانا یا گدھے کا نمک بن جانا وغیرہ۔ اب یہ انقلاب ماہیت کبھی کسی خاص وصف کے بدلنے سے محقق ہو جاتا ہے۔ اور کبھی دو بلکہ تینوں اوصاف کے بدلنے سے بھی نہیں ہوتا مثلاً ناپاک گیہوں کو پیس لینا یا ناپاک تل سے تیل نکالنا وغیرہ مذکورہ صورتوں میں تینوں وصف یا دو تو کم از کم ضرور بدل جاتے ہیں لیکن پھر بھی ان پر انقلاب ماہیت کا حکم نہیں لگتا۔ علامہ شامی اس بارے میں واضح طور پر بیان فرماتے ہیں۔

ثم اعلم ان العلۃ عند محمّد ھی التغییر و انقلاب الحقیقۃ وانہ یفتٰی بہ للبلوٰی کما علم مما مر[5]

انقلاب ماہیت کا معیار

انقلاب ماہیت کے معیار کو جاننے کے لیے ہم محلول کی دو صورتیں بنائیں گے۔

پہلی صورت

ایک شیٔ کا دوسرے شیٔ کے ساتھ اس طرح مل جانا کہ بغیر کیمیاوی عمل کے اس کو جدا نہیں کیا جا سکے اس کو خلط کہتے ہیں اور ان دونوں کے مل جانے سے جو مرکب بنتا ہے اسے مخلوط کہتے ہیں اسی طرح اگر ایک شیٔ دوسری شیٔ کے ساتھ اس طرح مل جائے کہ دونوں کی صنعتیں اور اثر اپنی جگہ قائم ہو اور ان دونوں چیزوں کی خاصیتیں مل ایک نیا مرکب تیار کریں تو اس کو ہم قلب ماہیت نہیں بلکہ خلط کہہ سکتے ہیں مثلاً دودھ میں پانی ملانا یا سرخ اور زرد رنگ کے محلول کو آپس میں ملا دیا جائے ان صورتوں میں نہ دودھ کی حقیقت بدلتی ہے نہ پانی کی نہ سرخ رنگ کی حقیقت ختم ہوتی نہ زرد رنگ کی بلکہ ان دونوں کے مل جانے سے ایک نیا مرکب تیار ہوتا ہے۔

دوسری صورت

محلول کی دوسری صورت یہ ہے کہ اشیاء کو اس طرح ملایا جائے کہ کیمیاوی عمل کے ذریعے یا کسی اور طریقے سے کہ ان اشیاء کی اپنی خاصیتیں پوری طرح بدل جائے اور ایک نئی چیز وجود میں آئے جیسے شراب کو کیمیاوی عمل کے ذریعے سرکہ میں تبدیل کرنا یا سرکہ سے شراب بنانا وغیرہ ان اشیاء کی حقیقت کیمیاوی عمل کے بعد اس طرح بدل جاتی ہے کہ ایک نئی چیز وجود میں آتی ہے شریعت میں اس کو تبدیلی ماہیت کہتے ہیں لہذا اگر کوئی چیز نجس ہو اور کیمیاوی عمل کے بعد اس میں ایسی تبدیلی آگئی ہو کہ ایک نئی شئ وجود میں آگئی ہو تو اس پر نجس کا حکم نہیں لگے گا۔[6]

مندرجہ بالا بحث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جب کوئی چیز کسی دوسری چیز میں خلط ہونے کے بعد اپنی سابقہ اصاف اور تاثیر بالکلیہ بدل دے اور اس کا نام اور کام سب بدل جائے تو اسے انقلاب ماہیت کہا جائے گا اور اگر اس کی سابقہ حیثیت کسی نہ کسی درجہ میں باقی ہے تو اسے انقلاب ماہیت نہیں بلکہ خلط اور ملاوٹ کہا جائے گا۔

قلب ماہیت کے اسباب

قلب ماہیت کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ ملانا

اگر کوئی نجس چیز جل کر راکھ ہو جائے تو پاک ہو جاتی ہے مثلاً جانور یا انسان کی غلاظت وغیرہ یا ناپاک مٹی سے کوئی چیز بنایا اور آگ میں پکا دیا تو پاک ہو جائے گا[7]

۲۔ دھوپ اور ہوا

اگر زمین ناپاک ہوگئی اور دھوپ یا ہوا کے ذریعے سے خشک ہو جائے تو پاک ہو جاتی ہے اسی طرح مردار جانور کے چمڑے کو اگر دھوپ اور ہوا کے ذریعے سکھادی جائے تو پاک ہو جائے گی۔[8]

۳۔ دباغت

خنزیر اور انسان کے چمڑے کے علاوہ تمام چمڑے دباغت سے پاک ہو جاتے ہیں۔

۴۔ ذبح

ایسے جانور جن کا گوشت کھایا جاتا ہو ان کو ذبح کرنے سے خون مسفوح کے علاوہ باقی سارے اعضاء کا استعمال جائز ہو جاتا ہے۔

۵۔ مٹی

اگر کوئی مردار چیز زمین میں دفنایا جائے اور کچھ عرصہ گزر جائے کے بعد وہ مٹی بن جائے تو اس مٹی کا استعمال جائز ہے اسی طرح اگر کوئی چیز کنویں میں گر جائے اور کیچڑ بن جائے تو پاک ہو گیا۔[9]

۶۔　مرور زمانہ

زمانہ گزر جانے سے ماہیت بدل جاتی ہے جیسے خنزیر اگر نمک کی کان میں اتنا زمانہ گزارے کہ نمک بن جائے تو پاک ہے۔

۷۔　کیمیاوی یا مشینری طور پر حقیقت کو بدل دینا۔

۸۔　قدرتی اور فطری طور پر چیز کو بدلنا

۹۔　ایک چیز میں کوئی دوسری چیز ملانا۔

۱۰۔　سایہ میں رکھنا۔

۱۱۔　کنویں کا نجس ہونے کے بعد خشک ہونا۔

۱۲۔　حلال گوشت جس پر گندگی لگی ہو اس کو پکا لینا۔

۱۳۔　کسی چیز کے بنیادی اوصاف میں تبدیلی واقع ہو جانا جیسے دودھ کا پنیر میں ملا دینا۔ یہ تمام چیزیں انقلاب ماہیت کے اسباب کے تحت آتے ہیں[10]

قلب ماہیت اور حلت و حرمت میں اس کا اثر

شریعت میں بعض احکامات انسان کے افعال کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں یعنی انسان کے فعل سے حکم بدل جاتا ہے ان میں سے بعض کا تعلق عبادات سے ہے اور بعض احکام اشیاء سے تعلق رکھتے ہیں۔ عبادات سے متعلق جو احکامات ہیں اس میں کوئی اختلاف نہیں البتہ اشیاء سے متعلق جو احکامات ہیں اس میں فقہائے کے اقوال مختلف ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے جن اشیاء کو پیدا فرمایا ہے اُن میں بعض حلال ہیں بعض حرام اسی طرح پاک اور ناپاک اشیاء بھی ہیں اب اگر کسی ناپاک شئ کو تبدیل کر کے ایک نئ پاک شئ اس سے بنالی جائے تو اس کا بنیادی تعلق پہلی ہی چیز سے رہتا ہے لیکن اس کے صفات اور خواص بدل جاتے ہیں اب اگر اس شئ کی ساخت پر نظر رکھی جائے تو اس کا حکم تبدیلی کے بعد بھی وہی رہے گا جو پہلے تھا اور اگر اس کے اثرات اور خواص کو ملحوظ رکھا جائے تو ان کے بدل جانے سے پہلے والا حکم باقی نہیں رہے گا اور اگر یہ شئ پہلے حرام تھی تو اس کا حکم تبدیل ہو جائے گا اور حلال و پاک کہلائے گا کیوں کہ یہ قاعدہ ہے کہ اشیا میں اصل اباحت ہے اس مسئلے میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے کہ اگر کسی چیز کے اندر ایسی تبدیلی آجائے کہ اس کا اصل تبدیل ہو جائے تو اس کا پہلا والا حکم باقی رہے گا یا نہیں۔

ائمہ ثلاثہ فرماتے ہیں کہ کسی چیز میں جزوی تبدیلی سے حکم نہیں بدلتا البتہ امام شافعیؒ بعض اشیاء کو مستثنیٰ کرتے ہیں چنانچہ امام نوویؒ فرماتے ہیں نجس کے دو اقسام ہیں۔

ا۔ نجس العین اس میں شراب کے علاوہ کوئی چیز استحالہ کے ذریعے ظاہر نہیں ہوتا اور مردار چیز کا چمڑہ دباغت سے پاک ہو جائے گا[11]

حنابلہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی چیز خود بخود اپنی حقیقت بدل دے تو اس کا حکم تبدیل ہو گا اور اگر کسی کے فعل سے بدل دے حکم تبدیل نہ ہو گا۔ جیسے شراب سے خود بخود سرکہ بن جائے اور خنزیر نمک کی کان میں نمک بن جائے اور آگ میں گر کر راکھ بن جائے تو اس کا حکم تبدیل ہو جائے گا اور یہ پاک کہلایا جائے گا۔ چنانچہ علامہ زین الدین تنوخی حنبلی فرماتے ہیں۔ ولا یطھر شی من نجاسات بالاستحالۃ الا الخمرۃ اذا انقلبت بنفسھا فان خلت لم یطھر [12]

یہی رائے مالکیہ کا بھی ہے[13]

احناف کے نزدیک قلب ماہیت کا اثر حکم پر ہوتا ہے کیوں کہ کسی چیز کا حلال و پاک ہونا اس کے استعمال کے جائز ہونے کی دلیل ہے نہ کہ واجب ہونے کی اب اگر کوئی احتیاط کی وجہ سے اس کو استعمال نہ کرے تو کوئی گناہ نہیں اور اس کے برعکس حرام اور ناپاک چیز کو استعمال کرنا گناہ اور بچنا واجب ہے چنانچہ احناف نے اسی پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے ناپاک چیز کو پاک کے حکم میں لانے کے لیے انقلاب حقیقت کو ضروری قرار دیا ہے یعنی جب تک وہ حرام شئ مکمل تبدیل نہ ہو جائے حلال و پاک نہ ہو گا یہ نقطہ نظر امام محمدؒ کا ہے امام صاحب سے بھی ایک روایت کی نسبت اس طرف کی گئی ہے احناف کے یہاں قول مفتیٰ بہ ہے۔[14]

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس مسئلے میں احناف کا مسلک نقل و عقل کے عین مطابق ہے اگر دیکھیں تو انسان کے تخلیقی مراحل میں ابتدا ایک ناپاک شئ سے ہوتی ہے جو کہ خون سے ہوتی ہے لیکن جب وہ اپنی حالت مکمل طور پر بدل دیتی ہے تو اس سے ایک پاک انسان وجود میں آتا ہے اب یہ انقلاب ماہیت نہیں تو اور کیا ہے اسی طرح شراب سے سرکہ بننا چاہے خود بخود بن جائے یا کسی کے تصرف سے بہر حال انقلاب ماہیت ہی ہے۔

ازروئے شرع حقیقت کی تبدیلی سے اس کا سابقہ حکم باقی نہیں رہتا لہٰذا جب ناپاک پانی یا دوسری نجس چیز نمک کی کان میں نمک بن جانے کی وجہ سے پاک ہو جائے تو اس نمک کا کھانا حلال ہے۔[15]

اگر نجس چیز سے صابن بنایا جائے تو اسکا استعمال جائز ہے

کیونکہ صابن بنانے سے اس کی حقیقت بدل جاتی ہے اور انقلاب حقیقت کی وجہ سے اس کا سابقہ حکم بحال نہیں رہتا لہٰذا یہ چیز نجاست سے نکل کر طہارت کے حکم میں داخل ہو گئی۔[16]

اسی طرح انگور اور کھجور سے بنائی گئی شراب تو بالاتفاق حرام ہے ان چیزوں کے علاوہ جن چیزوں سے شراب بنائی گئی ہے تو ایسی شراب امام محمدؒ کے مفتیٰ بہ قول کے مطابق حرام ہے کیونکہ یہ نشہ آور شراب ہے۔ظاہر حدیث سے ہر مسکر شراب کی حرمت معلوم ہوتی ہے۔[17]

تاڑی یا شراب کا سرکہ بنایا جائے اور حقیقتاً بدل جائے تو اس کا کھانا جائز ہے پھر وہ شراب نہیں حقیقتاً سرکہ ہے۔[18]

مغربی ممالک میں جو خمیرے اور جلیٹین ملتی ہیں اگر اس میں خنزیر سے حاصل شدہ مادہ کی حقیقت اور ماہیت کیمیاوی عمل کے ذریعے بدل چکی ہے تو اس صورت میں اسکی نجاست اور حرمت کا حکم بھی ختم ہو جائے گا اور اگر اسکی حقیقت اور ماہیت نہیں بدلی تو پھر وہ عنصر حرام اور نجس ہے اور جس چیز میں عنصر شامل ہو گا وہ بھی حرام ہو گی۔[19]

نجاست سے اٹھنے والا بھاپ نما دھواں اگر کپڑوں یا بدن پر لگ جائے تو اس سے کپڑے اور بدن نجس نہیں ہوتے اگرچہ بعض اقوال ناپاک ہونے کے بھی مروی ہیں مگر راجح قول یہ ہے کہ اس سے کپڑے یا بدن ناپاک نہیں ہوتے[20]

منجملہ ان کے گوبر جلانا ہے اگر جل کر راکھ ہو جائے تو امام محمدؒ کے نزدیک اسکی طہارت کا حکم ہو گا اور اس پر فتوی ہے یہ خلاصہ میں لکھا ہے۔اور یہی حکم پائخانہ کا ہے یہ بحر الرائق میں لکھا ہے۔اگر بکری کا سر جو خون سے بھرا ہے جلایا جائے اور خون اس سے زائل ہو جائے تو اس کی طہارت کا حکم کیا جائے گا۔ نجس مٹی سے اگر کوزہ یا ہانڈی بنادی جائے پھر پک جائے تو پاک ہو گا یہ محیط میں لکھا ہے۔اگر تنور گوبر سے یا لید سے گرم کیا جائے تو اسمیں روٹی پکانا مکروہ ہو گا اور اگر اس پر پانی چھڑک لیا جائے تو کراہت باطل ہو جائے گی یہ تتنیہ میں لکھا ہے۔اس اگر طرح شراب ایک نئے مٹکے میں ہو اور اس کا سرکہ بن جائے تو وہ بلاتفاق پاک ہو جائے گا یہ قنیہ میں لکھا ہے۔شراب سے جو آٹا گوندھا جائے وہ دھونے سے پاک نہیں ہوتا اور اگر اسمیں سرکہ ڈال دیں اور اسکا اثر جاتا رہے تو پاک ہو جائے گا یہ ظہیریہ میں لکھا ہے۔کلچہ اگر شراب میں ڈال دیا جائے پھر وہ شراب سرکہ بن جائے تو صحیح یہ ہے کہ وہ کلچہ پاک ہو جائے گا اگر اس شراب کا بو باقی نہ رہے اور یہی حکم پیاز کا ہے کہ اس کو شراب میں ڈالا جائے اور شراب سرکہ بن جائے اس لیئے کہ اجزائے شراب کہ جو اس میں ملے ہوئے تھے وہ سرکہ ہو گئے یہ فتاوٰی قاضی خان میں ہے۔اگر شوربے میں شراب گر جائے اور پھر اس میں سرکہ گر جائے اور شوربا ترشی میں سرکہ کی طرح ہو تو پاک ہے یہ ظہوریہ میں ہے۔چوہا شراب میں گر جائے پھر اس کو پھٹ جانے سے پہلے نکال لیا جائے اور اس شراب سے سرکہ بنایا جائے تو تو اس کا کھانا جائز ہے اور اگر پھٹ جائے اور پھر نکال کر اس کا سرکہ بنایا جائے تو کھانا حرام ہے۔کتا

اگر شیرے کو چاٹے اور پھر اس شیرے سے شراب بن جائے اور اس شراب سے سرکہ بن جائے تو اس کا کھانا حلال نہیں اس لیئے کہ اس میں کتے کے لعاب ہیں جو سرکہ نہیں بنتا قاضی خان میں لکھا ہے۔ یہی حکم ہے پیشاب کا جب شراب میں گر جائے اور اس سے سرکہ بن جائے۔ اسی طرح سور اور گدھا اگر نمک میں گر جائے یا کسی مٹی کے پہاڑ میں گرا اور مٹی بن جائے یا نمک بن جائے تو امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک پاک ہوگا یہ محیط میں لکھا ہے۔ مٹکے میں شیرہ ہو اور اس کو جوش آجائے اور سخت ہو جائے اور اس پر جھاگ آجائے اور اسکا جوش موقوف ہو جائے اگر وہ سرکہ بہت دنوں تک چھوڑ دیا جائے اور سرکہ کے بخارات مٹکے کے منہ تک پہونچیں تو وہ مٹکا پاک ہوگا اور اسی طرح وہ کپڑا جس پر شراب لگی ہو اور سرکہ سے دھویا جائے تو پاک ہو جائیگا۔ یہ فتاوٰی قاضی خان میں لکھا ہے۔ اگر نجس تیل صابون میں ڈالا جائے تو اسکے پاک ہونے کا فتوٰی دیا جائے گا اس لیئے کہ اس میں تغیر ہو گیا۔[21]

چھینٹ کے کپڑوں کے استعمال میں گنجائش ہے اس لیئے کہ اولاً اس میں اسپرٹ کا وجود مشکوک ہے پھر اسپرٹ کا تنجس مشکوک ہے تو شبۃ الشبہ کا درجہ ہو گیا۔[22]

بہت مشہور ہے کہ کپڑوں کو رنگنے والے پڑیوں میں شراب ہوتی ہے غایت شہرت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ امر صحیح ہے۔ مگر تحقیق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ شراب جس کو اسپرٹ کہتے ہیں خلاصہ جن شرابوں کا ہے وہ اشربہ محرمہ مذکورہ فی کتب الفقہ کے علاوہ ہے جو کہ امام محمدؒ کے نزدیک مطلقاً نجس اور حرام ہے اور شیخین کے نزدیک طاہر اور قدر مسکر سے کم حلال بھی ہیں اس لیئے عموم بلوی کی وجہ سے صحت صلوٰۃ کا حکم دیا کرتا ہوں مگر خلاف احتیاط سمجھتا ہوں۔[23]

خنزیر وغیرہ کے خشک پائخانہ سے مٹی کا برتن پکا ہوا کے استعمال کا جواز جزئیہ نہیں کلیات سے معلوم ہوتی ہے۔[24]

جب کولہو میں سرسوں کا تیل نکالتے ہیں تو کچ کپڑے کی ضرورت ہوتی ہے جو غیر قوموں سے جمع کر کے استعمال کرتے ہیں وہ تیل پاک ہے اوّل تو محض شبہ سے کوئی چیز ناپاک نہیں ہوتی اگر نجاست یقینی ہو تو تقسیم کے بعد ہر ایک حصہ پاک ہو جاتا ہے۔[25]

سانپ کی کھال اگر دباغت قبول کر لیے تو پاک ہے[26]

خنزیر کے سوا اور جانوروں یعنی شیر چیتا کتا گدھا وغیرہ کی کھال بعد دباغت کے پاک ہو جاتی ہے۔ اور اس پر نماز درست ہے۔[27]

ناپاک رنگ سے رنگے ہوئے کپڑوں کو اتنا دھوئے کہ پانی غیر رنگین ہو جائے تو استعمال جائز ہو گا۔[28]

مردار اور حرام جانور کو تیل میں جلانے سے در مختار کی عبارت ج ۴ ص ۱۸۶ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس تیل کی خرید وفروخت اور اس سے مالش کرنا بھی درست ہے مگر بغیر دھوئے نماز درست نہیں۔

ایک گرگٹ خون والا مع آنت وغیرہ کے تیل میں خوب جلا کر کوئلہ کر لیا جائے تو وہ تیل پاک نہیں ہے۔[30]

اونٹ کے مردار اور کچے چمڑے کے گھی رکھنے کیلئے برتن بنائے جاتے ہیں ایسے برتن دباغت سے پاک ہو جاتے ہیں اور دباغت کی ایک صورت یہ ہے کہ وہ بلکل خشک ہو جائے اور اس میں ذرا رطوبت باقی نہ رہے پھر وہ تر ہونے سے بھی ناپاک نہیں ہوتا۔[31]

خلاصۃ البحث

ان تمام مباحث سے درج ذیل نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

۱۔ انقلاب ماہیت کے لئے اصل مادہ اور حقیقت کی تبدیلی ضروری نہیں، طبعی خصوصیات اور بنیادی اوصاف کی تبدیلی کافی ہے۔

۲۔ خارجی یا غیر بنیادی اوصاف کے تبدیلی کا اعتبار نہیں اور اس طرح کے تغیر سے انقلاب ماہیت کا تعلق نہیں ہوگا۔

۳۔ فقہ حنفی کی رو سے انقلاب ماہیت کے مسئلے میں مختلف نجس اشیا کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے، نجس العین اور غیر نجس العین دونوں کا حکم ایک ہے۔

۴۔ کسی چیز میں ایسی تبدیلی کہ جس کی وجہ سے اس کا نام بدل جائے اور کسی دوسرے نام کا اس پر اطلاق ہونے لگے یہ بھی انقلاب ماہیت کے کی ایک صورت ہے۔

۵۔ کسی شئ کے تمام بنیادی عناصر کی تبدیلی ضروری نہیں بلکہ اس کے غالب عنصر کا بدل جانا کافی ہے۔

۶۔ اگر حلال و پاک چیزوں میں حرام و ناپاک شئ کا حتلاط ہو اور اصل حقیقت تبدیل نہ ہو تو وہ حرام اور ناپاک ہی رہے گی۔

1. ۷۔ شریعت میں جن چیزوں کو حرام یا ناپاک قرار دیا گیا ہے ان کی حرمت و نجاست اس چیز کی ذات سے متعلق ہے، اگر کسی انسانی فعل، کیمیائی یا غیر کیمیائی تدبیر، یا کسی انسانی فعل کے بغیر طبعی اور ماحولیاتی اثر کے تحت اس شئ کی اصل حقیقت اور ماہیت تبدیل ہو گئی تو اس شئ کا سابق حکم باقی نہیں رہے گا۔

حوالہ جات

---

1 محمد بن منظور الافریقی لسان العرب، (۸۱۱ھ)، دار احیاء التراث العربی بیروت، مادہ ''حول''۔

2 الموسوعۃ الفقھیۃ، وزارت الاوقاف والشؤن الاسلامیہ الکویت، طباعۃ ذات السلاسل الکویت، ۲۲۷۸/۴ مادہ تحول۔

3 علامہ جرجانی التعریفات الفقھیہ، ص ۲۵۹ باب المیم طبع بیروت

4 عبد لحفیظ بلیاوی المصباح مادہ ''حقق'' شرح جمع الجوامع ج ۱، ص ۳۰۰۰ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۹۷۰

5 محمد بن علی الحصکفی ردالمختار، ج ۱، ص ۱۱۰ کتاب الطہارۃ طبع بیروت ۱۰۸۸

6 الفقہ الاسلامی وادلتہ ووھبۃ الزحیلی ج ۱، ص ۹۹۔۱۰۰ دار الاحسان دمشق ۱۴۳۶ھ

[7] شیخ نظام و جماعۃ من علما ہند، ہندیہ ج ۱، ص۴۴ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ۱۹۶۲

[8] فخرالدین حسن بن منصور، خانیہ ج ۱/ص۲۲ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ۵۹۶ھ

[9] محمد بن علی الحصکفی، ردالمختار ج ۱، ص۵۳۴ ط بیروت

[10] ردالمختار ۱/۵۷

[11] محمد حسن صدیقی، روضۃ الصالحین، ج ۱ص ۱۳۷ زمزم پبلشرز کراچی ۲۰۰۲

[12] ابوالقاسم سلیمان بن احمد، المغنی، ج ۱، ص۶۵ الحدیۃ المحدودۃ عراق ۳۶۰ھ

[13] ابن رزد محمد بن احمد، ہدایۃ المجتہد، ج۱، ص۲۶۱ مکتبہ نزار مصطفی الباز مکۃ المکرمہ ۵۹۵ھ

[14] ابن نجیم، البحرالرائق، ج ۱، ص۳۹۴ دارالکتب العلمیہ بیروت ۹۷۰ھ

[15] محمد بن علی الحصکفی، ردالمختار، ۱۰۸۸ھ، باب الانجاس ج ۱ صفحہ ۳۲۶ مولانا عبدالحق، فتاوٰی حقانیہ، جلد ۶ ص ۵۷۹ مکتبہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ۲۰۰۲

[16] ابراہیم الحلبی، کبیری، فصل فی الاسا صفحہ ۱۸۶ مکتبہ نعمانیہ کوئٹہ ۹۵۶ھ الطاہر بن احمد البخاری، خلاصۃ الفتاوٰی، ج ۱ صفحہ ۴۳ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ۵۴۲ھ فتاوٰی حقانیہ جلد ۲ صفحہ ۵۷۹

[17] لما خرجہ الامام مسلم کل مسکر حرام صحیح مسلم ج ۲ صفحہ ۱۶۷ تبیین الحقائق ج۶ صفحہ ۴۷ کتاب لاشربہ مولانا عبدالحق، فتاوٰی حقانیہ، ۲۰۰۲، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، ج ۵ کتاب الاشربہ صفحہ ۱۹۸

[18] محمود حسن گنگوہی، فتاوٰی محمودیہ، ج ۵ ص ۱۸۶ دارالافتا جامعہ فاروقیہ کراچی جدید مسائل کا حل ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان ۱۴۳۰ھ ج ۱ ص ۳۷۹

[19] مولانا تقی عثمانی، فقہی مقالات، ج ۱ ص۸ ۲۵ حسین اسلامک پبلشرز ۱۹۹۴

[20] فتاوٰی ہندیہ ج ۱ ص ۴۷۰ فتاوٰی حقانیہ ج ۲ ص ۶۰۷

[21] فتاوٰی ہندیہ کتاب الطہارت باب ہفتم نجاسات ج ۱ ص ۷۰۰۲۹

[22] مولانا اشرف علی تھانویؒ، امدادالفتاوٰی، ۱۳۶۲ھ، مکتبہ دارالعلوم کراچی، ج ۴ ص ۹۶

[23] امداالفتاوٰی ج ۴ ص ۹۱

[24] امدادالفتاوٰی ج ۴ ص ۹۱

[25] مفتی عزیز الرحمان عثمانی، فتاوٰی دارالعلوم دیوبند، ج ۱ ص ۳۱۸ مکتبہ سید احمد شہید نوشہرہ ۲۰۰۲

[26] فتاوٰی دارالعلوم دیوبند ج ۱ ص ۳۱۷

[27] فتاوٰی دارالعلو دیوبند ج ۱ ، ص ۳۱۷

[28] امداد الفتاوٰی ج ۱ ص ۶۰

[30] امدادالفتاوٰی ج ۱ ص ۶۴

[31] امدادالفتاوٰی ج ۱ ص ۶۷